شرائط مناظرہ

۲۳ ستمبر کے آواخیر میں تین یوم تین مسائل پر مناظرہ قرار پایا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت علامہ صوفی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل اور مولانا مولوی سید یوسف شاہ صاحب مولوی فاضل تشریف لے آئے۔ اور جمعیۃ العلماء سوکالی پورہ کی طرف سے تین مولوی صاحبان۔

مضامین مناظرہ تین تھے

مسئلہ وفات مسیح ۔ مسئلہ اجرائے نبوت غیر تشریعی ۔ معیار صادقین ۔ غیر احمدی احباب کیطرف سے اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ صرف صداقت مسیح موعودؑ پر ہی مناظرہ ہو۔ جس کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت کا ایک جہان شاہد ہے۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری رسالہ تاریخ مرزا کے صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں "براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷ یا ۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا" صرف آپ کا اور ہمارا تنازعہ مذکورہ بالا مسائل میں ہے۔ آپ مسیح ناصری کو اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر دو ہزار برس سے زندہ مانتے ہیں۔ اور ہم اسے فوت شدہ۔ آپ کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا کے فیض و رحمت کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند ہوئے مگر ہم ان دروازوں کو آنحضرت کی غلامی میں کھلا ہوا مانتے ہیں۔ اسی طرح آپ لوگوں کو سچے اور جھوٹے مدعی کی شناخت ہی نہیں۔ اسلئے پہلے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ صداقت کس چیز کا نام ہے۔ خدا کے مامور کن حالات میں تشریف لاتے ہیں۔ تاریکی کے فرزند ان کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں۔ اور سعید ارواح کیسے پروانوں کیطرح ان پر گرتے ہیں۔ ان کی پیشگوئیاں جو وہ خود کرتے ہیں۔ اور وہ پیشگوئیاں جو پہلے سے ان کے حق میں کیگئی ہوئی ہیں۔ ان کا ظہور کس رنگ میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کس رنگ میں ان کے شامل حال رہتی ہے۔ جب تمام باتیں آپ کو معلوم ہو جائینگی۔ تو آپ گھر جاکر آرام سے بیٹھکر تعصب کو ترک کر کے حضرت مرزا صاحب کے متعلق غور کریں [illegible] تمام اعتراضات [illegible] جیسا معاملہ

خداتعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب سے بھی کیا ہے۔ یا نہیں۔ ورنہ اس بہانہ ہنسی تمسخر کرنا شرفا کا کام نہیں۔ چونکہ یہ معقول بات تھی۔ اس لئے تسلیم کر لیگئی۔ مناظرہ کے لئے صرف تین یوم مقرر تھے۔ اس لئے آخری مضمون پر مناظرہ نہ ہوگا۔ اور تین یوم ہی وفات مسیح اور اجراء نبوۃ پر مناظرہ ہوتا رہا۔ دوسری وجہ یہ پیش آگئی۔ کہ فریق مخالف نے کہدیا۔ کہ اگر پہلے دو مسایل حل ہو گئے۔ تو ہم خود تسلیم کرینگے۔ کہ حضرت مرزا صاحب صادق ہیں۔

تینوں مضمونوں میں مدعی احمدی حضرات تھے۔ اور مدعی کی پہلی اور آخیری تقریر تھی۔ ہر مضمون کے لئے وقت تین گھنٹے دس منٹ مقرر تھا۔ پریزیڈنٹ بھی علیحدہ علیحدہ مقرر تھے۔ مگر گھڑیوں کے اختلاف کے باعث تیسرے روز ایک ہی پریزیڈنٹ مقرر کیا گیا۔

ہر سہ مسایل میں استدلال کے لئے قرآن شریف وا حادیث صحیحہ جو مخالف قرآن شریف نہ ہوں۔ اور اقوال بزرگان سلف صالحین مقرر کئے گئے۔ مناظرہ کے لئے مقام جامعہ احمدیہ کا وسیع و خوشنما صحن مقرر کیا گیا۔

مناظرہ میں شامل ہونیوالے

ہزاروں کی تعداد میں۔ ارد گرد کے تمام علاقہ کے لوگوں نے اس میں شمولیت اختیار کی سری نگر۔ اسلام آباد۔ بجباڑہ۔ بنڈہ پورہ و دیگر مواضعات کے لوگ جوق در جوق آئے۔ جن میں علما و رؤسا۔ تجار اور زمیندار سب شامل تھے۔

انتظام

مناظرہ میں قیام امن کے ذمہ دار احمدی حضرات تھے۔ جن کے لئے احمدیہ کور کے والنٹیروں نے نہایت خوش اسلوبی سے اس فرض کو سرانجام دیا۔ اور باوجود مختلف الخیال و مختلف الطبایع لوگوں کے ازدحام کے کوئی ناگوار حادثہ پیش نہ آیا۔ تمام مہمانوں کی آسایش و چائے وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ عالیجناب راجہ ولی محمد صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ باڑی پورہ بذات خود تمام امور کی نگرانی فرماتے رہے۔

مسئلہ وفات مسیح

جماعت احمدیہ کیطرف سے اس مسئلہ میں مولانا سید یوسف شاہ صاحب مولوی فاضل

مناظر تھے۔ اور علماء سوکالی پورہ کی طرف سے ملاں غلام نبی صاحب خطیب اہلحدیث سرینگر المعروف (نبہ شاہ)

مولانا یوسف شاہ صاحب نے تیس آیات قرآن شریف۔ متعدد احادیث اور اقوال بزرگاں پیش کئے۔ جن سے روز روشن کیطرح واضح ہو رہا تھا۔ کہ حضرت مسیح ناصری وفات پا گئے مگر ملاں نبہ شاہ صاحب نے بجائے اس کے کہ ان دلایل کی تردید فرماتے ان کو چھوا تک نہیں اور اپنا سارا وقت بل رفع اللہ پڑھکر ٹالتے رہے۔ علاوہ ازیں مولانا یوسف شاہ صاحب نے ۲۲ عقلی اعتراضات حیات مسیح پر ایسے کئے۔ کہ نبہ شاہ صاحب کے اوسان خطا ہو گئے۔ ہم نے تمام آیات و ۲۲ اعتراضات لکھکر بھی ان کے سامنے پیش کئے۔ کہ اگر آپ ان کا جواب اب نہیں دیسکتے۔ تو گھر سے ہی تمام علما ملکر ان کا جواب لکھ لائیں۔ مگر ملاں نبہ شاہ صاحب کو اس کی جرأت نہ ہوئی + آیات و احادیث جو وفات مسیح پر پیش کی جاتی ہیں۔ ان سے میرا خیال ہے کہ شاید کوئی ہی متنفس ایسا ہو جو واقفیت نہ رکھتا ہو۔ اسلئے بل رفعہ اللہ الیہ پر جو علمی بحث ہوئی اور ۲۲ سوال احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں لکھتا ہوں۔

ملاں نبہ شاہ صاحب! قرآن کریم میں جب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ نہ مسیح کو قتل کیا نہ مصلوب۔ بلکہ اپنی طرف اٹھا لیا گیا۔ تو ظاہر ہے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا۔ دوسرا امر یہ ہے کہ ما قتلوہ اور ما صلبوہ میں جو ضمیر ہے وہ روح مع الجسم دونوں کے لئے ہے۔ اس لئے رفعہ اللہ میں جو ضمیر ہے۔ وہ بھی روح و جسم دونوں پر بولی جائیگی۔ نہ کہ روح پر +

مولانا سید یوسف شاہ صاحب! کیا موت کے دونوں ذریعہ ہیں۔ مقتول ہونا اور مصلوب ہونا۔ یا اور بھی ہیں۔ اگر انسان بخار سے۔ قولنج سے۔ فالج سے۔ زہر کھانے وغیرہ سے بھی وفات پا سکتا ہے۔ تو آپ کا یہ فرمانا کہ نہ مقتول ہوا نہ مصلوب اسلئے آسمان پر چلا گیا۔ درست نہیں آنحضرت نہ مقتول ہوئے نہ مصلوب مگر آپ وفات پا گئے۔ اسی طرح مسیح بھی اپنی طبعی موت سے اس جہان سے گذر گئے۔ جیسا کہ وعدۂ الٰہی تھا۔ کہ انی متوفیک و رافعک الیّ کہ میں تجھے طبعی موت دیکر اپنے پاس بلاؤنگا +

رہا یہ سوال کہ جب دو ضمیروں کا مرجع ایک ہو۔ تو ضروری ہے۔ کہ ایک ہی حیثیت ہے

اس کیطرف ضمیریں پھیری جاویں صحیح نہیں۔ دیکھو قرآن مجید میں اس کے خلاف مثالیں موجود ہیں
مثلاً ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولٰکن لا تشعرون
اسی طرح انا للہ وانا الیہ راجعون ایسے ہی اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ
اس میں پہلی ضمیر روح مع الجسم دونوں کے لئے ہے۔ اقبرہ میں صرف جسم کے لئے اور انشرہ
کے لئے صرف روح کے لئے۔ اور عربی زبان میں جایز ہے کہ ایک ہی چیز کی طرف ضمیر اور معنوں کے
لحاظ سے اور دوسری ضمیر دوسرے معنوں کے لحاظ سے پھیر دیجاوے۔ اور ایسا کرنے
کا نام علم بدیع میں صنعتِ استخدام ہے۔ چنانچہ اس کی مثال مختصر معانی میں ہو سکتی ہے فسقی
الغضی والساکنیہ وان ھم ۔ شبوہ بین جوانحی وضلوعی

۲۲

(۱) کیا تمام انبیا میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر مقرب ملائکہ میں مع جسم العنصری قرار
دینا کمال صفائی سے تمام انبیاء پر ان کی فضیلت ماننا نہیں ہے۔

(۲) وہ آسمان پر اٹھائے جانے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا کے
نزدیک زیادہ محبوب ٹھیرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زیادہ حفاظت کیگئی۔

(۳) ان کو دوبارہ بھیجنے سے ان کی روحانیت اور قدسیت زیادہ ماننی پڑتی ہے
کیونکہ جس کا کام اعلےٰ ہو۔ اس کو دوبارہ بھیجا جاتا ہے۔

(۴) انہی دیر آسمان پر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا خدا تعالےٰ اور مسیح نہیں بنا
سکتا ہے؟

(۵) خدا تعالیٰ نے مسیح کو دوسرے آسمان پر کیوں رکھا؟ ساتویں پر کیوں لیگیا
ان میں کوئی نقص باقی تھا۔

(۶) کیا وجہ ہے آنحضرتؐ نے جن انبیا کو معراج میں دیکھا۔ اور جن کی وفات پر قرآن
مجید میں کوئی نص صریح موجود نہیں زندہ نہ مان لیا جاوے؟

(۷) مسیح کے شبیہ بنانے میں کیا حکمت تھی۔ کیا خدا کو ڈر تھا کہ لیکن یہودی آسمان پر
ان کے مارنے کے لئے نہ چڑھ آئیں۔ اور اسطرح سے اسنے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔

(۸) آپکے خیال میں جو شخص مسیح کی بجائے مصلوب ہوا۔ اس کا قرآن مجید یا کسی حدیث مرفوع متصل میں نہیں۔ بلکہ کسی ضعیف مرفوع منفصل میں بھی ذکر ہے؟

(۹) حلیہ بدلا کر مروانے میں کیا حکمت تھی۔ اگر سزا دینا مقصود تھی تو اس حلیہ میں کیوں نہ دی ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بعید ہے۔ کہ کوئی لغو فعل اس کی ذات کیطرف منسوب کیا جائے؟ پھر اس میں جو اختلاف کیا گیا ہے۔ کہ وہ (۱) حواری تھا (۲) منافق تھا (۳) طیلاؤس تھا (۴) یہودیوں کا چوکیدار تھا (۵) کوئی شخص تھا (۶) ایک پر شبہ ڈالی گئی (۷) جماعت پر شبیہ ڈالی گئی۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا تھا۔ اس میں زمین و آسمان جتنا فرق پائے جانیکی کیا وجہ ہے؟

(۱۰) کیا خدا تعالیٰ کو یہود سے اتنی محبت تھی۔ کہ ان کی خاطر اللہ تعالیٰ نے کسی اور کو مسیح کا ہمشکل بنا کر ان کو خوش کر دیا؟

(۱۱) کوئی بھی اپنے پیارے کی شکل کی توہین نہیں کرتا۔ اگر کسی کے باپ کی تصویر پر پھیر رکھدیں۔ تو وہ لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا کیطرف یہ بات منسوب کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے پیاروں کی اس طرح توہین اپنے ہاتھوں کرے؟

(۱۲) جب وہ یہود کیطرف رسول تھے۔ اور خدا نے انکو چھپا کر کسی اور کو مسیح کی شکل دیدی جسے انہوں نے مسیح سمجھ کر صلیب سے مار دیا تو یہود عند اللہ مجرم نہیں ٹھہر سکتے کیونکہ یہ ان کے مسلمات سے ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔ اور جو کاٹھ پر لٹکا کر مارا جائے لعنتی ہے؟

(۱۳) ایسے ملعون شخص کو جو مسیح کا دشمن تھا بندر اور سور کی شکل دینی تھی نہ کہ اپنے پیارے مسیح کی جو اس کا محبوب تھا۔ جیسے ومنهم من لعنه الله وجعل منهم القردة والخنازير سے ظاہر ہے۔

(۱۴) جب ان کی کل مدت چالیس سال زمین میں پہلی اور آخری ملاکر ہے۔ تو وہ بنی اسرائیل کے پاس بقول آپ کے صرف تین سال رہے اور پھر دو ہزار سال سے آسمان پر ہیں۔ تو پھر انہیں بجائے رسول الی بنی اسرائیل کہنے کے رسولا الی اهل السماء کہنا چاہیئے؟

۱۵، نیز آسمان پر اُٹھانے سے خداوند کریم کو کمزور ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ کمزور ہی چیز کو چھپایا کرتا ہے۔ جو کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے خلاف ہے

۱۶، مسیح میں وہ کونسی خاص صفت تھی جو آسمان پر جانیکی متقاضی تھی اور کیا وہ صفت اچھی تھی یا بُری۔ اگر بُری تھی تو آسمان پر جانا بُرا ہوا۔ اور اگر اچھی تھی۔ تو سردار دو جہاں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کیوں محروم رہے۔ غیرت کی جا ہے عیسی زندہ ہو آسمان پر۔ مدفون ہو زمین میں شاہِ جہاں ہمارا۔

۱۷، دو ہزار برس زندہ رہنے سے مسیح کے قوی میں تغیر آیا ہے یا نہیں اگر آیا ہے۔ تو جو حالت انکی ہو گئی ہوگی۔ اس سے اندازہ کر لیجئے۔ کہ آیا وہ دوبارہ آکر کام کر سکینگے۔ اور اگر نہیں تو کیوں!

۱۸، مسیح کو اتنی دیر آسمان پر رکھنے سے کیا فایدہ تھا۔ زمین پر کیوں نہ رکھا گیا۔ تا ان کے وجود سے خلق خدا کو فایدہ پہنچتا۔ خصوصاً جب کہ تعالی فرماتا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو چیز لوگوں کو فایدہ پہنچاتی ہے۔ وہ زمین میں رہتی ہے۔

۱۹، اگر مسیح آسمان پر گیا ہے۔ تو اللہ تعالے نے کیوں قرآن مجید میں ان کے لئے آسمان کا لفظ بیان نہیں فرمایا۔

۲۰، علم فزیالوجی کے رو سے ذی حیات چیز کیلئے، پاور آف ایک کریشن اور پاور آف اسی می لیشن کا پایا جانا ضروری ہے۔ مگر وہ دونوں اس وقت مسیح میں نہیں۔

۲۱، اگر مسیح دوبارہ آئیں وہ تمام جہان کیطرف رسول ہونگے۔ لیکن قرآن مجید انہیں صرف رسولا الی بنی اسرائیل قرار دیتا ہے۔ جو ان کے دوبارہ آنیکا مانع ہے۔

۲۲، آنحضرت نے اپنے سے پہلے تمام نبیوں کو جب ختم کر دیا ہے۔ تو مسیح بھی ختم ہو گیا۔ اسلئے ان کا ختم پڑھئے اور مسیح محمدی علیہما الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہو جایئے۔

یہ بائیس ۲۲ سوالات ایسے تھے جن کے جواب کیطرف ملاں نبہ شاہ صاحب نے کوئی توجہ نہ کی گویا یہ ایک پہاڑ تھا جسے وہ نہ ہلا سکے +

مسئلہ اجرائے نبوت در خیر امتہ

دوسرا مسئلہ یہ تھا۔ کہ آیا آنحضرت صلعم فداہ ابی وامی کے بعد نبی آسکتا ہے۔ یا نہیں یہ تقریر کرنے کیلئے جب حضرت علامہ صوفی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل کھڑے ہوئے تو

تو سوکالی پورہ کے علماء میں کھلبلی پڑ گئی۔ اور ملاں نبہ شاہ صاحب فرمانے لگے۔ صوفی صاحب مناظرہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ پہلی بحث میں پریزیڈنٹ رہ چکے ہیں۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ پریزیڈنٹ صوفی صاحب پہلے موضوع میں تھے۔ اس میں وہ مناظر ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ کشمیری زبان میں بولیں۔ مگر پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ نہیں۔ مناظرہ اردو میں ہو۔ اور جناب صوفی صاحب مناظرہ کرنے کے مجاز ہیں۔ اس پر ملاں نبہ شاہ صاحب جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے میں ان سے مناظرہ نہیں کرونگا۔ اس کے بعد تمام مولویوں نے مشورہ کر کے مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل کو جناب صوفی صاحب کے مقابلہ پر کھڑا کیا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ سحبان کے آگے گونگا کھڑا ہے۔ جناب صوفی صاحب کے طرز بیان روانی اور تاثیر ایسی تھی۔ کہ دلوں کے مسحور کئے دیتی تھی۔ اس مناظرہ کا ایسا اثر ہوا۔ کہ دوست دشمن کے قلوب پر احمدیت کا سکہ بیٹھ گیا۔

حضرت صوفی صاحب نے کھڑے ہوتے ہی ایسے عام فہم اور موثر پیرایہ میں مسئلہ اجرائے نبوت کو سمجھایا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں تک نے وہ دلایل حفظ کر لئے

تمام احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں!

حضرت صوفی صاحب نے آیت خاتم النبیین تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ ہماری نسبت علماء لوگ ناواقفوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا کرنے کے لئے عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ ہم تمام احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں

ہمارے اور غیر احمدیوں میں فرق

صرف اتنا ہے۔ کہ ہم خاتم النبیین کے ایسے معنی کرتے ہیں۔ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے دوست اپنی ناسمجھی سے ایسے معنی کرتے ہیں جن سے آنحضرت کی توہین ہوتی ہے۔

غیر احمدیوں کے معانی اور انپر اعتراضات

ہمارے غیر احمدی بھائی خاتم النبیین کے یہ معنی کرتے ہیں۔ نبیوں کو ختم کرنے والا۔ مگر ان معنوں پر کئی اعتراضات پڑتے ہیں

(۱) پہلا اعتراض یہ ہے کہ ختم اس چیز کو کیا جاتا ہے۔ جو موجود ہو۔ معدوم شئی تو پہلے...

ختم ہوتی ہے ۔ اسلئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے ۔ کہ آنحضرت نے کس چیز کو ختم کیا ۔ تمام انبیا و علیہم السلام جو آنحضرت سے پہلے تھے وہ تو پہلے ہی ختم ہو چکے تھے اور آیندہ کوئی ہونیوالا نہ تھا ۔ ہاں ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیر احمدیوں کے خیال میں موجود تھے ۔ مگر وہ بھی ختم نہ ہو سکے اور آسمان پر جا بیٹھے تو بتایئے آنحضرت صلعم نے کس کو ختم کیا

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ سب سے پیچھے آنا کوئی فضیلت کی بات نہیں ۔ کیا صحابہ کرام سے جو سابقون الاولون تھے ۔ آجکل کے مسلمان جو ان سے پیچھے آئے ہیں افضل ہیں ۔

(۳) آنحضرت تو رحمۃ للعالمین ہو کر تشریف لائے تھے ۔ آپ نے ایک اچھی اور مفید چیز کو کیوں بند کر دیا ۔ کیا بہادر شاہ جس نے مغلوں کی سلطنت کا خاتم کر دیا ۔ اور اس کے بعد کوئی مغل بادشاہ نہوا سب بادشاہوں سے افضل قرار دیا جاتا ہے ۔ کہ اس نے سلطنت کھو دی ۔

(۴) آنحضرت ؐ کے بعد نبوت کو بند کر دینا آنحضرت صلعم کی مدح نہیں ۔ بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ؐ سے ناراض ہو گیا ہے ۔ کیا اگر کسی ذیلدار پر حاکم وقت خوش ہو اور اس سے کہے جاؤ ذیلدار صاحب میں تم سے بہت خوش ہوں تم پر ذیلداری ختم کرتا ہوں ۔ آیندہ تمہاری اولاد سے کوئی ذیلدار نہ ہوگا ۔ تو وہ اس سے خوش ہوگا یا ناراض ۔

(۵) اگر آنحضرت صلعم کے بعد نبی نہیں آسکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کیسے تشریف لائینگے ۔ کیا انکو آنحضرت ؐ نے ختم نہیں کیا ۔ حالانکہ آنیوالے عیسیٰ کے لئے آنحضرت ؐ نے چار مرتبہ اپنی زبان مبارک سے نبی اللہ فرمایا ہے ۔ اور ساتھ ہی اس امر کا بھی ذکر ہے ۔ کہ اسکی طرف وحی بھی ہوگی (مسلم شریف)

(۶) آپ فرماتے ہیں آنحضرت ؐ کے بعد نیا نبی نہیں آسکتا ہے ۔ پرانا آسکتا ہے ۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا پرانے نبیوں کو آنحضرت ؐ نے ختم نہیں کیا ۔ دوسری بات یہ ہے ۔ کہ اس طرح سے تو حقیقی طور پر خاتم النبین بقول آپ کے حضرت عیسیٰ ؑ ہو جائینگے ۔ کیونکہ آنحضرت کے خاتم النبین ہونے کے باوجود پرانا نبی بقول آپ کے بعد آسکتا ہے ۔ مگر حضرت عیسیٰ کے بعد نہ کوئی پرانا نبی آئیگا نہ نیا ۔ تو بتایئے اس صورت میں حقیقی طور پر خاتم النبین حضرت عیسیٰ ٹھہرے یا آنحضرت ؐ

(۷) آنحضرت فرماتے ہیں میں اس وقت سے خاتم النبین ہوں ۔ جب کہ آدم بھی پانی اور کیچ کے درمیان تھا (مشکوٰۃ باب فضایل سید المرسلین) اگر خاتم النبین کے معنی آخری کے ہی ہوتے

بلحاظ زمانہ کے تو پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کس طرح آگئے؟

(۸) اگر یہ تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ خاتم کے معنی ختم کرنے والے کے ہیں۔ تو پھر درود شریف جو ہم پانچوں وقت نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس کے کیا معنی ہوئے۔ جب کہ ہم اللہ تعالیٰ سے روزانہ مانگتے ہیں۔ کہ اے اللہ آنحضرت صلعم کے پیروؤں پر بھی ویسی ہی رحمت و برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم ع کی ذریت پر نازل فرمائی تو خدا نے فرمایا جعل فی ذریتہ النبوۃ۔ کہ اس کی آل میں سے نبی ہونگے۔ مگر یہاں نبیوں کو بند کر دیا۔

(۹) خاتم بفتح تا کے معنی عربی زبان میں کہیں بھی ختم کرنے والے کے نہیں۔ عربی زبان کی کوئی ایک ہی مثال پیش کیجئے۔ جس میں لفظ خاتم مضاف ہو۔ جمع کی طرف اور اس کی معنی آخر کے یا بند کرنے والے کے ہوں۔

(۱۰) آپ لوگوں کو دیوبند پر بہت ناز ہے۔ مگر سنیئے مدرسہ دیوبند کے بانی حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کیا فرماتے ہیں" گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ اور پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے" (تحذیر الناس صفحہ ۳ سطر ۲، ۳، ۴) پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر فرماتے ہیں" اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی صلعم میں کچھ فرق نہ آئے گا" اب بتائیے کہ ہم آپ کے معنی درست و صحیح تسلیم کریں۔ یا ان بزرگوں کے جہاں سے آپ پڑھکر آئے ہیں۔

(۱۱) آنحضرت صلعم نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ شیر خدا کے حق فرمایا۔ انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء۔ (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین صفحہ ۱۱۱) کہ میں خاتم الانبیا ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ تو کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بعد کوئی ولی بھی نہیں ہوا۔ کیا حضرت حسن بصری۔ جنید بغدادی۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی رض اور حضرت علی ثانی رض کو آپ لوگ اولیاء اللہ مانتے ہیں یا نہیں؟

(۱۲) آیت خاتم النبیین کے نزول کے بعد آنحضرت صلعم کا صاحبزادہ حضرت ابراھیم فوت ہوا۔ تو حضرت نے فرمایا لَوْ عَاشَ اِبْرَاھِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا۔ کہ اگر میرا بیٹا ابراھیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے۔ اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ وَلَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا (رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس) جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کے بعد نبی ہو سکتا ہے۔ اگر نبوت بند ہوتی تو حضور یوں فرماتے۔ کہ اگر ابراھیم زندہ رہتا تو بھی نبی نہ ہوسکتا کیونکہ نبوت بند ہے۔ مگر آپ کا ایسا نہ فرمانا اجراء نبوت کی دلیل ہے۔

(۱۳) حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ (تکملہ مجمع البحار) کہ اے لوگو یہ تو کہو کہ آنحضرت خاتم الانبیاء ہیں۔ مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اب بتائیے کہ آپ معنی صحیح ہیں یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے؟

(۱۴) آنحضرت نے فرمایا اَنَا سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ (دیلمی) کہ میں اُن نبیوں کا جو پہلے ہوئے اور اُن نبیوں کا جو پیچھے آنیوالے ہیں سردار ہوں۔ اگر نبوت بند تھی تو پیچھے آنیوالے نبیوں کا ذکر کیوں فرمایا؟

(۱۵) نبی کیوں آتے ہیں۔ ان کے آمد کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ دنیا کی اصلاح کریں۔ دجّالی فتنہ کو آنحضرت صلعم نے بہت بڑا فتنہ قرار دیا ہے۔ اور ہر نبی اپنی قوم کو اس فتنے سے ڈراتا آیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ بیماری ہو تو مگر اس کا علاج نہ ہو۔ اگر اُمت محمدیہ مثیل یہود بن سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے ان میں نیک بندے پیدا نہ ہوں؟

(۱۶) حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶ میں امام ابن سیرین کا قول مہدی کے بارے میں یوں منقول ہے قَالَ یَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَلِیْفَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ قِیْلَ خَیْرٌ مِّنْھُمَا قَالَ قَدْ کَادَ یُفَضَّلُ عَلٰی بَعْضِ الْاَنْبِیَاءِ۔ محمد ابن سیرین فرمایا کہ اس اُمت میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سے بہتر خلیفہ ہوگا۔ کسی نے کہا کہ دونوں سے بہتر ہوگا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ بلکہ تو وہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہوگا۔ اگر نبوت بند ہے تو کیا غیر نبی نبی سے افضل ہوسکتا ہے؟

(۱۷) آنحضرت صلعم فرماتے ہیں اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ

کہ جس سے ظاہر ہے

(کنوز الحقائق فی حدیث الخیر الخلائق ص ۱) کہ ابوبکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔ گویا اس امت میں سے جو نبی ہوگا اس سے افضل نہیں!
غرض اس طرح کے اور بہت سے اعتراض کئے جو غیر احمدیوں کے معنوں پر پڑتے ہیں۔ اس کے بعد جناب صوفی صاحب نے آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر بیان فرمائی۔

خاتم النبیین کے وہ معنی جو احمدی کرتے ہیں

عربی زبان میں خاتم بفتح تاء کے معنی انگوٹھی کے ہیں" الخاتم بفتح التاء وکسرھا حلی للاصبع یلبس او ما یختم بہ (منجد) خاتم انگلی کا ایک زیور ہے۔ جو پہنا جاتا ہے۔ یا ایک آلہ جس سے سیل کی جاتی ہے۔ احادیث میں بھی خاتم کے معنی انگوٹھی کے آئے ہیں۔ جیسے فرمایا" التمس ولو خاتما من حدید۔ اسی طرح جب حضور نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو ان کے لئے ایک انگوٹھی بنوائی جیسا کہ مروی ہے کہ فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ (نسائی) اب اس لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی ہوئے نبیوں کی مہر یا انگوٹھی لیکن آپ انگوٹھی اور مہر تو واقع میں تھے نہیں اسلئے ضروری ٹھیرا کہ وہ وجہ شبہ تلاش کیجائے جس کی وجہ سے آپ کو انگوٹھی اور مہر قرار دیا گیا۔ اور وجوہ شبہ یہاں تین ہو سکتے ہیں۔ پہلی یہ کہ انگوٹھی زینت کے لئے پہنی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے معنی یہ ہوئے کہ حضورؐ تمام انبیاء کے لئے بطور زینت کے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر فتح البیان جلد ۷ ص ۱۸۶ میں لکھا ہے صار کالخاتم لھم الذی یختمون بہ و یتزینون بکونہ منھم کہ آپ انبیاء کے لئے بمنزلہ خاتم کے ہیں۔ یعنی آپ کا نبی ہونا دوسرے انبیاء کے لئے باعث زینت ہے
دوسری یہ کہ جیسے انگوٹھی ساری انگلی کو گھیر لیتی ہے۔ اسی طرح آپ تمام انبیاء پر محیط ہیں۔ یعنی جس قدر خوبیاں اور کمالات دوسرے انبیاء میں فرداً فرداً پائے جاتے ہیں۔ وہ سب حضور میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اس کی تائید عربی زبان کے محاوروں سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک ادیب کہتا ہے ھو خاتم القوم بخاتم الشعراء

و غلابیر روضتہ کا جسم ۔ (دفیات الاعلان لابن غلکان جلد ا ص ۱۲۳) اور انہی معنوں
میں حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رض نے ختم کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ فرماتے ہیں۔
بک تختم الولایۃ (فتوح الغیب مقالہ ۴) کہ پھر تو ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائیگا
جہاں تجھ پر ولایت ختم ہو جائیگی یعنی تو خاتم الاولیا ہو جائیگا ۔ اور انہی معنوں میں شیخ محی الدین
ابن عربی کو فتوحات مکیہ کے ٹائٹل پیج پر خاتم الاولیاء لکھا ہوا ہے ۔ اور مولوی بدر مدرس
دیوبند نے اپنے رسالہ الجواب الفصیح ص۲ پر مولوی انور شاہ کو خاتم المحدثین اور مولوی
شبیر احمد نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو خاتم الاکابر لکھا ہے ۔ (رسالہ القاسم جلد ۲)
تیسری وجہ یہ ہے کہ مہر تصدیق کے لئے ہوتی ہے ۔ جیسے حضور نے بنوائی ۔ تو گویا ان ہر سہ وجوہات
کی بنا پر خاتم النبین کے معنی یہ ہوئے ۔ کہ حضور تمام نبیوں کے لئے باعث زینت اور جمیع
کمالات انبیاء کے جامع اور ان کے مصدق ہیں ۔ اور یہ معنی ایسے ہیں جن سے آنحضرت صلعم
کی شانِ ارفع و اعلیٰ کا اظہار ہوتا ہے ۔

سلف صالحین اور آیت خاتم النبین

ہم نے جو معنے خاتم النبین کے کئے ہیں ۔ وہی سلف صالحین بھی کر گئے ہیں ۔ چنانچہ
مولانا روم اپنی مثنوی دفتر ششم مطبوعہ مجیدی پریس کانپور کے ص۸ پر فرماتے ہیں ۔

بہر ایں خاتم شدہ اوکہ بجود مثل او نے بود نے خواہند بود

چونکہ در صنعت برد استاد دست نے تو گوئی ختم صنعت بر تو ہست

(cf. layout below)

پیشہ اش اندر ظہور و در کمون اھد قومی انہم لا یعلمون

باز گشتہ از دم او ہر دو باب در دو عالم دعوت او مستجاب

یعنی آنحضرت صلعم کا پیشہ مبارک خلوت و جلوت میں یہی تھا کہ آپ خدا سے
اپنی قوم کے لئے ہدایت طلب کرتے تھے ۔ آپ کی تاثیر آوری سے دین و دنیا کے دونوں
دروازے کھل گئے ۔ اور آپ کی دعا دونوں جہانوں میں قبول ہوئی ۔ یعنی اس عالم میں بھی
لوگوں کے لئے شفیع ٹھیرے اور آخرت میں بھی ۔ پس اس روحانی فیضان کی سخاوت
کی وجہ سے آپ خاتم ہوئے نہ آپکی مثل پہلے کوئی ایسا کامل انسان اور کامل سخی روحانیت کا

فیض پہنچانے میں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ اے دوست جب کوئی شخص کسی صنعت میں دسترس حاصل کر کے کمال کے درجہ کو پہنچتا ہے۔ تو کیا تو اس کے متعلق یہ نہیں کہتا کہ اس پر کاریگری ختم ہے۔ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام بھی یہی فرماتے ہیں " اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے (حقیقۃ الوحی ص ۹۷) اس کے بعد مولوی غلام مصطفےٰ صاحب اٹھے اور بجائے اس کے کہ ان وجوہات کی تردید فرماتے۔ اور ان پر جو اعتراض کیے گئے ان کی تردید فرماتے اور ان پر جو اعتراض کیے گئے ان کی تردید فرماتے۔ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کا دین کامل کر دیا ہے اور آنحضرت صلعم تمام دنیا کے لئے نبی ہو کر آئے۔ اس پر صوفی صاحب نے فرمایا۔ کہ ان آیات میں آنحضرت کی بعثت کی عمومیت کا ذکر ہے۔ ان میں کہاں لکھا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی جو متبع شریعت محمدیہ ہو نہیں آسکتا۔ بلکہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں لکھا ہے۔ کہ نبی و رسول آتے رہینگے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی اعراف ع ۴ اس ظاہر ہے کہ رسول آتے رہینگے اسی طرح اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا و من الناس (حج رکوع ۱۰) اور نیز فرمایا ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الخ (رکوع ۹) ۱۵۔ ان کے علاوہ اور بہت سے آیات پڑھیں۔ جن کا مولوی صاحب موصوف سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ اس پر فرمانے لگے کہ حدیث میں لا نبی بعدی آیا ہے۔ اور نیز آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں محل کی آخری اینٹ ہوں۔ جس سے ظاہر ہے اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس پر جناب صوفی صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ اگر آپ عالم ہوتے تو ایسا نہ کہتے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ حضرت امام محمد طاہر صاحب تکملہ مجمع البحار ص ۸۵ میں لا نبی بعدی کے کیا معنی کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں " اراد لا نبی ینسخ شرعہ " کہ اس سے مراد ایسا نبی نہیں ہے جو حضور علیہ السلام کی شریعت کا ناسخ ہو ورنہ متبع شریعت محمدیہ کے لیے یہ حدیث مانع نہیں۔ اسی طرح شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں انما انقطعت نبوۃ التشریع فہذا معنی لا نبی بعدی۔ کہ شریعت والی نبوت منقطع ہوتی ہے۔ اور یہی معنی ہیں لا نبی بعدی کے (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳) اسی طرح فتوحات مکیہ جلد ۲

صفحہ میں فرماتے ہیں بل اذا کان یکون تحت حکم شرعنی ۔ یعنی جب بھی اُمت محمدیہ میں نبی ہوگا ۔ وہ تابع شریعت محمدیہ ہوگا ۔ علاوہ ازیں لانبی بعدی میں جو لا ہے وہ نفی جنس کے لئے نہیں بلکہ نفی کمال کے لئے ہے ۔ جیسے بُخاری شریف میں آیا ہے ۔ اذا هلك کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ (بخاری جلد ۲ کتاب الخمیس مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۶) رہا محل والی حدیث ہو ۔ اس کے معنی بالکل صاف ہیں وہاں حضور اپنے آپ اور اپنے سے پہلے نبیوں کی مثال بیان فرما رہے ہیں ۔ جیسا کہ من قبلی کے الفاظ سے ظاہر ہے ۔ آیندہ نبیوں کے نہ آنیکا ذکر اس میں نہیں ۔ ہاں اس حدیث سے اتنا ضرور ہوتا ہے ۔ کہ مسیح ناصری دوبارہ نہیں آسکتے ۔ کیونکہ اگر وہ اس محل سے نکل آویں ۔ تو محل ایک اینٹ کے نکل جانیکی وجہ سے ناقص ہو جائیگا ۔

غرض خدا کے فضل و رحم کے ساتھ یہ مناظرہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا ۔ ہماری نا شکری ہوگی اگر اس موقعہ پر ہم جناب صوفی غلام احمد صاحب نمایندہ اسلام آباد کا شکریہ نہ ادا کریں جنہوں نے اپنی خداداد قابلیت کے ساتھ فریقین کے پریزیڈنٹ شپ کی ڈیوٹی کو بوجہ احسن انجام دیا من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ علاوہ ازیں راجہ غلام محمد صاحب و راجہ فضل الرحمن صاحب و راجہ عبداللہ صاحب و راجہ محمد ایوب خان صاحب و دیگر تمام احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے عزیز اوقات جہاد کبیر میں صرف فرما کر مباحثہ کو کامیاب بنایا ۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

مناظرے کا نتیجہ

اس مناظرے کا نتیجہ جہاں سابقہ احمدیوں کے ایمان مضبوط ہوئے اور ان کے اندر ایک نئی روح پھونک دی گئی ۔ اور انہوں نے حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے الہام کو ۔ کہ جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ۔ وہاں کئی سعید ارواح بھی اس مناظرے کے بعد سلک احمدیت میں منسلک ہوگئیں اور اس پاک جماعت میں شامل ہو کر آنحضرت صلعم کے فرمان کی تصدیق سے زمرہ سعداء میں داخل ہوگئیں فی الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

اسماءِ نومبایعین

جاگیر براز لو۔ خواجہ رحمٰن ڈار صاحب ولد قدوس ڈار۔ ویری ناگ بولہ خواجہ اسماعیل شیر صاحب۔ مانیگام خواجہ محمد شیخ۔ خواجہ رحیم شیخ۔ خواجہ سبحان شیخ پسران خواجہ کمال شیخ صاحب +

اخبار اسلام سوکالی پورہ اور مناظرہ باڑی پورہ

"اسلام" سوکالی پورہ نے اپنی عادت مستمرہ کے ماتحت اس مناظرے کے اثر کو زائل کرنے کے لئے مختلف قسم کا غلط پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہیں لکھدیا کہ احمدی باڑی پورہ کے مرتد ہو گئے ہیں اور کہیں یہ لکھدیا کہ وہاں کے ذیلداروں اور نمبرداروں نے مہریں لگا دی ہیں۔ کہ احمدی اس مناظرہ میں ہار گئے۔ کہیں لکھدیا کہ ہماری طرف سے صرف ایک ملاں نبہ شاہ صاحب مبارکی مناظرہ پر گئے تھے۔ کہیں ایک لونڈے نور الدین سے ایک اشتہار شایع کروایا گیا۔ جسمیں یہ لکھا کہ "قادیانیوں نے یہ کذب بیانی کی ہے۔ کہ مسلمانوں کیطرف سے تیس علما کا ٹڈی دل مقابلہ کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس کے جواب میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ارشاد خداوندی کافی ہے اہل اسلام کیطرف سے صرف مولنا مبارکی مناظر تھے .... اگر .... قادیانی سکریٹری سچا ہے تو ان تیس علماء سے دس کا نام تو بتائے" غرض اس طرح کی بہت سی باتیں خلاف واقعہ لکھکر انہوں نے اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا ہے۔ ہم اس کے متعلق زیادہ کچھ نہیں کہتے۔ وہاں کے معززین کی شہادت سے ان کا تار و پود خود بخود بکھر جائے گا +

عجائبات! پنڈت تاراچند صاحب پوسٹماسٹر کی شہادت

اشتہار دیکھا گیا۔ مناظرہ میں احمدیوں کیطرف سے دو مولوی صاحب مناظرہ کرتے تھے اور اہلحدیث والوں کیطرف سے قریباً بیس پچیس مولوی صاحب حاضر تھے۔ تین دن متواتر مناظرہ ہوتا رہا۔ بعد دو یوم یعنی تیسرے روز مناظرہ ختم ہونیوالا تھا۔ تو کوئی شخص اننت ناگ سے آگیا تھا۔ جو کہ پریذیڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ اور اس کے پریذیڈنٹ ہونے پر ہی تیسرے روز مناظرہ ختم ہوا۔ اور عام سے سنا گیا۔ کہ اہلحدیث والے پورا ثبوت بحث کا پیش نہ کر سکے۔ میری رائے یہ ہے کہ احمدیوں نے سلسلہ وار یعنی نمبروار سوال پیش کئے تھے اور دوسری پارٹی نے سوالوں کا جواب نہیں دیا۔

دستخط پنڈت تاراچند ۱۵/۵

غیر احمدی نمبردار باڑی پورہ کی شہادت

میں اللہ کو حاضر جانکر اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ جو کچھ مناظرہ باڑی پورہ کے متعلق مولوی نور الدین صاحب ناظم شعبہ اشاعت و توحید و سنت انجمن اہلحدیث سرینگر کشمیر نے اپنے ایک اشتہار بعنوان "مفسدہ پرداز مرزائیوں کا دروغ بے فروغ" میں لکھا ہے سراسر خلاف واقع ہے۔ مناظرہ تین دن ہوتا رہا۔ پہلے نب شاہ صاحب مباری کی اور مولوی محمد یوسف صاحب مولوی فاضل نے وفات مسیح پر کیا۔ جو دو یوم جاری رہا۔ تیسرے روز مولوی نب شاہ صاحب نے مولوی عبدالاحد صاحب احمدی مبلغ کیساتھ مناظرہ کرنے سے انکار کردیا۔ اسلئے مولوی نب شاہ صاحب کی بجائے مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل نے ان کے مقابلہ پر ختم نبوت پر مناظرہ کیا۔ اسمیں پریزیڈنٹ صوفی غلام محمد صاحب کامدر نمایندۂ اسلام آباد تھے۔ اس مناظرہ میں جو حالت سوکالی پورہ کے مولویوں کی ہوئی۔ اس کا ایک جہاں گواہ ہے۔ سوکالی پورہ کے جن مولویوں کو میں جانتا تھا۔ اور جو مناظرہ میں موجود تھے ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) ملاں نب شاہ صاحب مباری کی خطیب اہلحدیث (۲) مولوی عبدالقدوس صاحب مولوی فاضل ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول سوکالی پورہ (۳) مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل (۴) مولوی عبدالاحد صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سرینگر کلاشپورہ (۵) مولوی محمد امین صاحب سوکالی پورہ (۶) مولوی مفتی غلام محی الدین سری نگر (۷) مولوی نورالدین صاحب سوکالی پورہ (۸) مولوی شمس الدین مبلغ اہلحدیث شوپیان (۹) مولوی محمد سلطان صاحب باریگام میرواعظ (۱۰) مولوی عبدالغنی صاحب شوپیان (۱۱) مولوی محمد ایوب صاحب شوپیان (۱۲) مولوی احسن شاہ صاحب بوگام (۱۳) مولوی محمد ابراہیم صاحب اسلام آباد اہلحدیث۔

ان کے علاوہ دیگر مولوی تھے جنکو میں نہیں جانتا۔ گو میں احمدی نہیں مگر سوکالی پورہ کے مولویوں نے جو جھوٹا اشتہار لکھا ہے۔ وہ سراسر خلاف واقع ہے۔ میرے خیال میں ایسے ہی مولویوں نے اسلام کا نام بدنام کردیا ہے۔

حبیب اللہ بٹ نمبردار باڑی پورہ

28/10/33

انچارج ذیلدار و رئیس اعظم باڑی پورہ کی شہادت

موضع باڑی پورہ میں جب احمدی اور غیر احمدی علماء کا تین دن مناظرہ ہوا۔ تو راجہ فیروز خانصاحب ذیلدار باڑی پورہ وہاں موجود نہ تھے۔ اسلئے ان کی جگہ ذیلداری کے فرائض میرے سپرد تھے اور دن تک میں ایکٹنگ ذیلدار رہا۔ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ اخبار "اسلام" سوکالی پورہ اور نور الدین اہلحدیث نے جو کچھ اس مناظرہ کے متعلق لکھا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ و افترا ہے۔ مولوی کہلا کر ایسے سفید جھوٹ لکھنا انکو مناسب نہ تھا حقیقت یہ ہے۔ کہ دو احمدی مولویوں نے تیس اہلحدیث مولویوں کا ناک میں دم بند کر رکھا تھا۔ احمدی مولویوں کے طرز بیان اور ان کے معقول دلایل نے بیچارے سوکالی پورہ کے علماء کا قافیہ تنگ کر دیا۔ انہوں نے احمدی علماء کا جواب تو کیا دینا تھا خود جوابات پیش کرتے اس میں بھی وہ کامیاب نہ ہوتے۔ حتیٰ کہ حدیث تک وہ صحیح نہ پڑھ سکے۔ اور غبی سے غبی انسان نے بھی محسوس کیا۔ کہ سوکالی پورہ کے مولوی بُری طرح شکست کھا کر یہاں سے گئے۔

خاکسار راجہ ولی محمد جاگیردار بقلم خود

جاگیرداروں کی شہادت

احمدی اور سوکالی پورہ کے علماء کے درمیان تین دن مناظرہ ہوتا رہا۔ ہم اُس مناظرہ میں موجود تھے ہم اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ سوکالی پورہ کے مولوی صاحبان احمدی علماء کی مدلل اور برجستہ تقریروں کا کوئی جواب نہ دے سکے ہیں۔ یہ دیکھکر کہ سوکالی پورہ کے مولوی صاحبان نے اخبار "اسلام" میں خلاف واقعہ یہ شایع کروایا ہے۔ کہ احمدی مولوی ملاں نبہ شاہ کے سوالوں کا کوئی جواب نہ دے سکے بہت حیرت ہوئی۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ملاں نبہ شاہ صاحب۔ نے وفات مسیح پر مولوی محمد یوسف شاہ صاحب مولوی فاضل سے مناظرہ کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے علاوہ قرآنی آیات و احادیث کے ۲۲ عقلی سوالات حیات مسیح کے خلاف ایسے پیش کئے کہ انکی طرف ملاں نبہ شاہ نے کوئی توجہ ہی نہ کی اور صرف بل رفعہ اللہ ہی پیش کرتا رہا۔ جس کا اسے معقول جواب دیا گیا۔ اس کے مسئلہ ختم نبوت پر مولانا صوفی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل ثانی کھڑے ہوئے۔ تو اس وقت ملاں نبہ شاہ کی حالت قابل دید تھی۔ منہ خشک ہو گیا۔ اور کہنے لگے کہ میں صوفی صاحب سے بالکل گفتگو نہ کرونگا۔ اور بہانہ یہ کیا۔ کہ صوفی صاحب کشمیری زبان میں گفتگو کریں، جسکا جواب اسکو یہ دیا گیا۔ پہلے دو دن صوفی صاحب کیسا تھ شرائط مناظرہ کے متعلق گفتگو کی ہے۔ وہ سب

اردو میں بھی اب کیوں کشمیری زبان کو آڑ بناتے ہو۔ چنانچہ صاحب صدر نے فیصلہ دیا۔ کہ اردو میں مناظرہ ہو۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ مگر ملاں نبہ شاہ کو چاہت نہ ہوئی۔ اور مولوی غلام مصطفے صاحب مولوی فاضل دیوبندی کو جناب صوفی صاحب کے مقابلہ پر کھڑا کیا گیا۔ مگر اس بیچارے کی جو حالت ہوئی وہ قابل رحم تھی۔ وہ ایسا بدحواس ہوا۔ جب اسے مشکوٰۃ شریف کے ایک حدیث کے متعلق جناب صوفی صاحب نے کہا کہ اسے ترجمہ کرو تو اس معروف حدیث میں بھی کئی غلطیاں اس نے کی۔ اور کئی الفاظ کے معنی ہی بیان نہ کرسکا۔ جناب صوفی صاحب نے دیوبندی علماء کے تحریروں سے یہ ثابت کردیا۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی جو متبع شریعت محمدیہ ہو آسکتا ہے۔ اور اپنے موضوع کو متعدد آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے ثابت کیا۔

ان تین دنوں میں سوکالی پورہ کے علماء سے عجیب عجیب حرکات سرزد ہوئی جو صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ ملاں نبہ شاہ خطیب اہلحدیث کے سامنے جب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے واقعات پیش کئے گئے۔ تو اس نے ہزارہا کے مجمع میں کہا۔ کہ ثناء اللہ کو جہنم میں ڈالو۔ نیز کہا میں وہابی نہیں حنفی ہوں اور بکرا نہیں شیر ہوں۔ اور مولوی غلام مصطفے نے تین منٹ وقت حاصل کرنے کیلئے قرآن مجید اٹھایا۔ پہلے روز لوگوں نے انہیں کرسیاں دی تھیں وہ ان سے ایسے بیزار ہوئے کہ تیسرے روز انہوں تمام کرسیاں ان سے چھین لی اور احمدی حضرات نے خلق محمدیؐ کا نمونہ دکھاتے ہوئے اپنے پاس سے انہیں کرسیاں دیں۔ ایک مرتبہ دوران تقریر میں احمدی مولوی صاحب نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جس پر ملاں نبہ شاہ نے بڑے زوردار الفاظ میں کہا۔ کہ یہ آیت ۳۲ پارہ میں ہوگی۔ میں حافظ قرآن ہوں تیس پاروں میں یہ آیت نہیں۔ مگر اسی وقت احمدی مولوی صاحب نے آیت نکالکر دکھادی۔ جسکی وجہ سے ملاں نبہ شاہ بہت شرمندہ ہوا۔ بیشک احمدی علماء کی تقریریں عالمانہ اور عام فہم تھیں جنمیں کافی اثر اور روانگی پائی جاتی تھی۔ لیکن سوکالی پورہ کے علماء ان صفات سے عاری تھے۔

مہر غلام محمد آف یاری پورہ

راجہ غلام محمد خان جاگیردار سردار لوہتمام چک ایمرج ۔ فضل الرحمن خان جاگیردار یاری پورہ

نمبردار بالسو کی شہادت

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ اخبار اسلام سوکالی پورہ سرینگر مجریہ ۲۵ر بر ۳۳ء جو مضمون بعنوان "مرزائیوں کی شکست فاش پر نمبرداروں اور ذیلداروں کی مہر" لکھا گیا ہے سرتاپا غلط اور جھوٹا ہے۔ میں نے اس پر کوئی مہر نہیں لگائی اور نہ ہی میں مناظرہ میں موجود تھا۔ ہاں میرے سامنے ضرور ہے کہ سوکالی پورہ کے وہابیوں کو احمدی علماء نے لاجواب کردیا تھا۔ مہر صادق [illegible] نمبردار بالسو

تمام شد در ماہ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ

مطبع [illegible] کاشمیری